# مطبوعات

**عرفانستان :** از قلم جناب حکیم محمد سعید ۔ ناشر: ہمدرد فاؤنڈیشن پریس، ناظم آباد، کراچی ۷۴۶۰۰۔
سفید اچھے کاغذ پر بہت نفیس کمپیوٹری طباعت، صفحات ۱۸۲، مضبوط جلد اور اس پر دلکش رنگین ڈیزائن ؛ قیمت یک صد روپیہ۔

زوالِ اقدار اور اضمحلالِ اخلاق کے اس تاریک دور میں جبکہ کہیں سے مردوں کے نالہ وشیون، کہیں سے عورتوں کی مہیب چیخیں اور کہیں سے ننھے منے لالوں کی سسکیاں سنائی دیتی ہیں، خدا نے انسانیت کے ڈوبتے سفینے کو بچانے کے لیے جا بجا اپنے بندوں کو مامور کردیا ہے کہ وہ علم کی مشعلیں بھی ہر طرف روشن کردیں اور لوگوں کے دلوں کو جگمگا دیں، ساتھ ہی وہ سفینۂ انسانیت کے چپوؤں اور پتواروں کو سنبھالیں اور اسے امن و سکینت کی منزل کی طرف لے چلیں۔ ایسے پسندیدگانِ حق تعالیٰ میں حکیم محمد سعید کا مقام ہے۔ اب تک جو کچھ لکھا تھا وہی کب کم تھا کہ آج ان کی تازہ کتاب "عرفانستان" نیا سرمایۂ امید لے کر آئی ہے، اور ابھی پیچھے کتابوں کا قافلہ کا قافلہ چلا آرہا ہے۔ ایک طرف ان کے قدم کی جادہ پیمائیاں اور دوسری طرف ان کے قلم کی کاغذی صحرا نوردیاں (دارالحکمت اور مریضوں کی خدمت وغیرہ الگ) تحیر افزا ہیں۔ نورستان کے بعد اب عرفانستان !

یہ کتاب رمضان المبارک سے منسوب اور منسلک ہے۔ رمضان قرآن کا خاص مہینہ ہے، یعنی اس میں قرآن پڑھا، سنا اور سمجھا بھی جاتا ہے اور حکیم صاحب نے بات مطالعۂ قرآن ہی سے چھیڑی ہے مگر جس مقطع تک پہنچائی ہے اسے پڑھ کر دل کانپ اٹھتا ہے۔ ذرا دیکھیے :

یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کتاب سے تعلق تو ہمیں ویسا ہی ہو جیسا کہ ہم ظاہر کرتے ہیں، لیکن عملاً اس سے ہم اس قدر بے تعلق ہوں کہ یہ کتاب نہ تو ہمارے مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہو، نہ کالجوں اور یونیورسٹیوں میں، نہ اس کا کوئی گزر ہماری عدالتوں

میں ہو، نہ دفتروں، گھروں اور بازاروں میں، حتیٰ کہ ہمارے دلوں میں بھی نہیں!

ہائے! یہ کلیجہ چھیدنے والے سات الفاظ! ---- کیا ہم واقعی اتنے گر گئے ہیں کہ خدا، رسولؐ اور قرآن کی باتیں بھی محض فیشن کے طور پر کرنے لگے ہیں، یا مخاطب خواص و عوام پر اپنی محبتِ دین کا رعب جمانے کے لیے؟ مگر حکیم صاحب نے قومی پیمانے پر جو حقیقت دیکھی اور محسوس کی، صاف صاف کہہ دی۔ کاش پتھروں میں بدلے ہوئے دل پھٹ جائیں اور ان سے نور کے دھارے پھوٹ بہیں۔ کاش کہ رواج یافتہ خوشنما منافقت اپنے چہرے سے ریشمیں ڈھاٹا کھول کر پرے پھینک دے اور اپنی آگ میں بھسم ہوجائے۔ مگر محترم حکیم صاحب! کچھ نہ کچھ تو ضرور ہوگا۔ آج نہ سہی، کل سہی۔

مندرجات کی تفصیل عرض کرنا تو مشکل ہے، لیکن موضوعاتِ ابواب سامنے آنے چاہئیں۔ (۱) حکمت و ہدایت (قرآن کی باتیں) (۲) عقاید و افکار (۳) انبیائے اولؑ و آخرؐ (۴) صحابہ کرامؓ (۵) شہادتِ حسینؓ۔ تفضلات رمضان (بشمول عید)۔ ان ابواب میں دین کی ساری ہی ابتدائی معلومات موجود ہیں، عقاید و عبادات بھی اور قرونِ اولیٰ کی تاریخ کے زریں ابواب بھی۔ ایک دو سطری بات سنیے:

> میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ساری علمی اور کلامی موشگافیاں دراصل ایمان کو دماغ کی راہ سے وارد کرنے کی کوششیں ہیں ... لیکن احساسات کے بندھن میں جکڑے ہوئے انسان کے لیے ایمان کی اس حلاوت کی ضرورت ہے جو اس کے دل پر اثرانداز ہو۔ (ص ۳۸)

(ن - ص)

---

**میزانِ اقبال:** از پروفیسر محمد منور ـ ناشر: اقبال اکیڈیمی پاکستان، ۱۳۹ - اے، نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ سفید کاغذ خاصا دبیز، کتابت طباعت عمدہ، جلد مضبوط۔ صفحات ۲۳۲۔ قیمت ۵۵ روپے۔ اشاعت دوم۔

کتاب کی بات تو بعد میں ہوگی، مگر اقبال اکیڈیمی کو یہ دفینہ کہاں سے ملا ہے کہ کتاب ویسی، اور قیمت ایسی۔ یہی رفتار رہی تو وہ دن دور نہیں کہ جب مصنف یا اکیڈیمی پاس سے کچھ عطیہ بھی دے اور شائقِ کتاب سے کہے کہ بھائی ذرا غور و توجہ سے پڑھ لینا، صرف فیشن کے طور پر الماری میں نہ سجا لینا، جہاں پہلے بھی کتنی کتابوں کی لاشوں کو تم نے حنوط کرکے تابوت میں ڈال